رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

REGD NO P. 67

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ مئی: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ یکم مئی بوقت ۸½ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۴ مئی: محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو مورخہ یکم مئی کو قادیان سے امرتسر جاتے ہوئے رستہ میں بٹالہ سے ۸ میل دور کار کا حادثہ پیش آیا جس میں محترم موصوف کو اور آپ کے چار ساتھیوں کو زخم آئے (حادثہ کی تفصیل اندر دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر بٹالہ روٹری کلب کے سیکرٹری جناب ... صاحب مالک اٹلس فیکٹری اپنی کار پر جناب ... سول سرجن صاحب سیڈ میل آفیسر بٹالہ کو لے کر قادیان تشریف لائے مکرم ڈاکٹر صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب کے زخموں کا معائنہ کیا اور حالت تسلی بخش پائی چنانچہ تینوں مقامات کے ٹانکے نکال دیئے۔ بائیں کلائی پر (جہاں فریکچر ہوا تھا) پلستر کر دیا اور دوسرے زخموں پر نئی پٹی کر دی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

کلکتہ میں مسجد احمدیہ کی تعمیر اور اس کے مختصر حالات!

(از محترم جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے قبل جو احمدی احباب کلکتہ میں موجود تھے۔ وہ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کی دکان میں نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں گو احباب کی تعداد میں ترقی ہوئی۔ کالج سٹریٹ میں شیخ محمد امین، فضل کریم و حاجی حکیم الدین صاحبان مرحوم مجیٹھیہ کے سلیپرز کا کاروبار کرتے تھے۔ ان مخلص تبلیغی بھائیوں نے بھی جماعت کی بہت مخلصانہ خدمت کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء مگر باقاعدہ نظام کی صورت پیدا نہ ہو سکی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مبارک عہد کے اوائل میں غالباً ۱۹۱۸ء میں مکرم چوہدری زاب علی صاحب نے واٹرلو سٹریٹ میں جماعت احمدیہ کی تنظیم قائم کی۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کشمیری نے تبلیغ اور تربیت کے سلسلہ میں نمایاں کام کیا۔ اور قرآن مجید کے درس اور باقاعدہ جلسوں کا انتظام کیا۔ اُن ایام میں جن خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی ان میں مکرم مولوی لطف الرحمٰن صاحب، مکرم حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب، ڈاکٹر امیر علی صاحب اور میاں محمد صدیق صاحب تاجر بھی شامل تھے۔ ان بزرگوں نے اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو غریق رحمت کرے۔ اور نیک جزا عطا فرمائے۔

کلکتہ میں سلسلہ کی اپنی کوئی مسجد نہ ہونے کی وجہ سے اُن ایام میں نمازیں ادا کرنے اور تبلیغی جلسے منعقد کرنے کے لئے مختلف مقامات میں انتظام کیا جاتا تھا۔

۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا پر عموماً اور جماعت احمدیہ پر خصوصاً گراں بہا انعام نازل فرمایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود کی خلعت سے نوازا۔ حضور پر نور نے لاہور۔ لدھیانہ۔ ہوشیار پور اور قادیان میں اس نعمت عظمیٰ کا اعلان فرمایا۔ اور اسی سلسلہ میں حضور نے دہلی کا سفر بھی اختیار کیا۔

اس وقت جماعت کلکتہ کے بعض احباب کے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ حضور سے درخواست کی جائے۔ کہ کلکتہ کو بھی اپنے مبارک قدوم سے نوازیں۔ اس ضمن میں یہ تجویز کی گئی کہ حضور کو اس لمبے سفر پر آمادہ کرنے کے لئے کلکتہ میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کا پروگرام بنایا جائے۔ اور حضور اس مقدس عمارت کا اپنے مبارک ہاتھوں سے افتتاح فرمائیں۔

اس تجویز کی تمام مقامی احباب نے بدل و جان تائید کی۔ اور صاحبزادہ حضرت میرزا ظفر احمد سلمہ کی صدارت میں جماعت کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ تاکہ مجوزہ مسجد کے لئے موزوں مقام پر زمین خریدنے کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس تحریک کو ایسی برکت عطا فرمائی۔ کہ اس اجلاس میں مقامی احباب نے تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ کے وعدے لکھوائے۔ بعد ازاں مزید دوستوں نے بھی حصہ لیا۔ اور تقریباً اسّی ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ فالحمد للہ رب العالمین

زمین کے لئے مختلف علاقوں میں پلاٹ دیکھے گئے۔ اور ایک جگہ با تفاق رائے پسند کی گئی۔ شہر کے جنوب مشرقی علاقہ پارک سرکس میں ایک غیر احمدی کی وسیع جائیداد تھی۔ جسے وہ پلاٹ بنا کر فروخت کر رہے تھے۔ اس میں ایک پلاٹ کا سودا کیا گیا۔ اور بیعانہ وغیرہ دے دیا گیا۔ لیکن جب اس نام نہاد مسلمان کو معلوم ہوا کہ اس پلاٹ پر احمدیہ مسجد تعمیر کی جائے گی۔ تو اس نے رجسٹری کر دینے سے انکار کر دیا۔ گو اس کا یہ انکار بیعانہ والے تحریری معاہدہ کے سراسر خلاف تھا۔ اور قانونی طور پر اُسے رجسٹری کر دینے پر مجبور کیا جا سکتا تھا۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنا پسند نہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ مساجد تو امن اور سلامتی کا مقام ہوتی ہیں۔ ہم ایسی زمین پر مسجد تعمیر کرنا نہیں چاہتے جس کی ابتداء ہی جھگڑے سے ہو۔ اس لئے وہ خرید منسوخ کر دی گئی۔ اور ایسا کرنے کے نتیجہ میں مقامی جماعت کو تقریباً چار ہزار روپے کا نقصان اُٹھانا پڑا۔

خدا تعالیٰ کے بھی کیسے عجیب کام ہیں کہ اس کے فضل سے اُنہی ایام میں اور اُسی علاقہ میں سابقہ پلاٹ سے بدرجہا بہتر زمین بڑے راستہ پر جماعت کو حاصل ہو گئی۔ جسے ۱۹۴۴ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام پر رجسٹر کرا لیا گیا۔ الحمد للہ۔ یہ زمین پیمائش میں تقریباً ۱۲ کٹھا (ایک کنال اور ۱۲ مرلہ) ہے۔ اور تقریباً اسّی ہزار روپیہ میں خریدی گئی ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب سارے ملک میں انقلاب برپا تھا۔ اور جس کے نتیجہ میں صوبہ بنگال کی تقسیم عمل میں آگئی۔ اور اکثر احباب کلکتہ سے منتقل ہو گئے۔ اس لئے اس زمین پر مسجد کی تعمیر کا معاملہ التواء میں پڑ گیا۔ اور تقریباً بارہ برس کوئی کارروائی نہ کی جا سکی۔

۶۱-۱۹۶۰ء میں الحاج منشی شمس الدین صاحب کی امارت کے عہد میں کلکتہ کارپوریشن میں مسجد کے لئے نقشہ داخل کر کے عمارت کی منظوری حاصل کی گئی۔ مقامی احباب نے تعمیر کے اخراجات کے لئے شرح صدر سے سرمایہ فراہم کیا۔ ۱۹۶۲ء کے ستمبر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ قادیان سے بمع جناب ناظر صاحب بیت المال یہاں تشریف لے آئے۔ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو مقامی احباب کے اجتماع میں دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور چند بکرے صدقہ کئے گئے۔ الحمد للہ

بعد ازاں جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل امیر جماعت کلکتہ کی نگرانی میں عمارت کا کام شروع ہوا۔ اور یہ نہایت ہی خوبصورت عمارت فروری ۱۹۶۴ء کے پہلے ہفتہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی اور ۱۴ فروری کو جمعۃ الوداع کے مبارک خطبہ میں مولوی صاحب موصوف نے اس کا افتتاح کیا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

یہ مسجد مذکورۃ الصدر زمین کے تقریباً تیسرے حصہ میں بنائی گئی ہے۔ بقایا زمین کو سلسلہ عالیہ کی دیگر تبلیغی ضروریات کے لئے ریزرو رکھا گیا ہے۔ مسجد کی عمارت ایک وسیع ہال (۲۴ × ۳۳ فٹ) ایک برآمدہ (۲۲ × ۱۳ فٹ) اور مستورات کے لئے دو کمروں پر مشتمل ہے جس پر تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں پختہ اور خوبصورت فرش کی لاگت ایک خاتون نے برداشت کی ہے۔ بجلی کی وائرنگ وغیرہ۔ ٹیوب لائٹ اور ۱۶ عدد پنکھوں کے اخراجات مقامی جماعت

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کار کو عظیم حادثہ

از مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

قادیان ۳ رمئی۔ بروز دس بجے صبح حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں امرتسر کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ خاکسار کے علاوہ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب محاسب اور مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی پہرہ دار بھی تھے۔ مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی کار کو چلا رہے تھے۔ بٹالہ سے آگے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر ایک ایمبولینس سامنے آجانے کی وجہ سے ڈرائیور نے اسے بچانے کی کوشش کی۔ مگر بریکوں کے فیل ہو جانے کی وجہ سے کار کنٹرول سے باہر ہو کر ایک درخت کے ساتھ جا ٹکرائی اور ٹکر بھی اس طرف لگی جس طرف حضرت صاحبزادہ تشریف فرما تھے۔ سامنے کا شیشہ چکنا چور ہو گیا۔ اندر کی سیٹیں بھی ٹوٹ کر گر گئیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہونٹ اور سر کے پچھلے حصہ پر چوٹیں آئیں اور بائیں کلائی کی ہڈی میں FRACTURE آگیا۔ دائیں پنڈلی پر بھی زخم آیا۔ چونکہ خاکسار کو زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھیں۔ اسی وقت سڑک پر بٹالہ کی طرف جا رہی ایک کار کے مالک سے درخواست کی اور اس غیر مسلم دوست کی کار پر حضرت صاحبزادہ صاحب پون گھنٹہ کے اندر اندر بٹالہ کے سول ہسپتال میں پہنچ گئے۔ بٹالہ سول ہسپتال کے سینیئر میڈیکل آفیسر جو ایک نہایت شریف اور رحم دل افسر ہیں۔ انہوں نے بڑی محبت اور توجہ سے مرہم پٹی کی اور علاج فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا فرد فرد ان کا شکر گذار ہے

حضرت صاحبزادہ صاحب چونکہ بٹالہ روٹری کلب کے ممبر بھی ہیں۔ اس لئے اس تشویشناک خبر کے سنتے ہی بٹالہ روٹری کلب کے صدر جناب ملہوترہ صاحب اور سیکرٹری جناب کواترہ صاحب ہسپتال میں پہنچ گئے۔ اور اظہار ہمدردی فرمایا۔ اسی دوران محترم سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے معہ اپنی بیگم صاحبہ اور ان کے برادر عزیز سردار آتما سنگھ بھی بٹالہ پہنچ گئے۔ حضرت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی بیگم باجوہ صاحب کے ہمراہ بذریعہ کار عسلہ بٹالہ ہسپتال میں پہنچ گئیں۔

ہمارے ان دو فرشتہ (؟) بھائیوں نے جس محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان بلکہ ہر احمدی کے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے

اچانک حادثہ کی اطلاع جب قادیان میں پہنچی۔ تو درویشان قادیان میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا اور وہ دیوانہ وار بٹالہ کی طرف بھاگے۔ چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب گذشتہ ایک سال سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے صاحب فراش رہے ہیں اور ممکن ہے کہ آپ کی حساس طبیعت ہسپتال کے ماحول سے متاثر ہو۔ اس لئے سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے نے ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کیا کہ اگر آپ کے نزدیک علاج میں کسی ناگوار اثر کا اندیشہ نہ ہو۔ اور آپ اجازت دیں تو ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کو قادیان لے جائیں۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اجازت دے دی۔ سو ڈاکٹر کی رضامندی کے ساتھ اسی روز رات کے دس بجے کے قریب حضرت صاحبزادہ صاحب کو بذریعہ کار قادیان لایا گیا۔ اور یہاں ڈاکٹری ہدایات کے مطابق تسلی بخش طور پر علاج ہو رہا ہے۔

جیسا کہ بیان کیا گیا حضرت میاں صاحب کے ہونٹ پر اور سر کے پچھلے حصہ پر ہلکی اور دائیں پنڈلی پر سخت چوٹیں آئی ہیں۔ بائیں کلائی پر FRACTURE آیا ہے جس پر دو تین دن کے بعد پلستر لگانا پڑے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ باوجود شدید نوعیت کا حادثہ پیش آنے کے اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے ساتھ جملہ ساتھیوں کو محفوظ رکھا۔ ورنہ حادثہ کے نتیجہ میں کار کی چکنا چور حالت کو دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس حادثہ کے بعد کوئی سواری بچی ہو گی۔ فاللہ خیر حافظاً۔

حضرت میاں صاحب کو پہلے دونوں راتیں بے چینی زیادہ رہی۔ مگر اب للہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔ زخموں اور چوٹوں میں درد کی تکلیف کم ہے اور ہر لحظہ صحت ہو رہی ہے الحمد للہ۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہی مقیم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محبوب اور مقدس وجود کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ہمارے ہر احمدی کو حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے جو والہانہ محبت اور عقیدت ہے اس کے پیش نظر حادثہ کے تفصیلی حالات شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا احباب کو اس خبر کے ساتھ پورے حالات معلوم کر کے تسلی رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کے ہر فرد کو اپنے مرکز سے وابستگی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سچی عقیدت اور محبت ہے۔ اور ہر ایسی خبر کو سن کر ہر سچا احمدی بے چین ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ احباب کے اخلاص اور محبت میں برکت دے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور جو دوست حضرت میاں صاحب کی صحت کے لئے صدقہ بھجوانا چاہیں۔ وہ حسب توفیق مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رقم ارسال فرمائیں۔ حضرت میاں صاحب کے علاوہ محمد یوسف صاحب ڈرائیور درویش کو ناک پر چوٹ آئی ہے۔ اسی طرح چوہدری عبد القدیر صاحب کو ہونٹ اور ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔ خاکسار کو معمولی چوٹ آئی ہے۔ احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم اور اس بابرکت وجود کی برکت سے کار میں سوار جملہ درویشان کو بھی محفوظ رکھا ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

خاکسار

(چوہدری) مبارک علی

ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان ۳/۵/۶۵

احباب جماعت کیلئے ایک قابل غور نکتہ

حضور کی صحت کا تعلق دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

امسال مجلس شوریٰ میں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے حضور کا ایک رؤیا جو حضور نے سفر یورپ کے دوران سوئٹزرلینڈ میں دیکھا تھا سنایا تھا جس میں حضور کو بتایا گیا تھا کہ حضور کی صحت کا تعلق دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہے۔ اس رؤیا میں حضور نے دیکھا تھا کہ ایک اونچی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ساری جماعت کھڑی ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور حضور کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے :۔

"خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آگیا ہے پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتا تو ہمیں یوں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا ہمارے تعلقات ابھی تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے اگر یہ شخص مر گیا تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا اسلئے اے خدا ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے تاہمیں یہ تیرے ساتھ وابستہ رکھے اور تیری باتیں سناتا رہے اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے۔"

(الفضل ۲۵ راگست ۱۹۶۴ء)

بعض احباب نے توجہ دلائی ہے کہ اس خواب سے متعلق حضور کے ارشاد کا وہ حصہ جو تحریک دعا پر مشتمل ہے اخبار میں ایک دفعہ پھر شائع کر دیا جائے تاکہ احباب اور زیادہ توجہ اور استقلال سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کو اس رنگ میں جذب کریں کہ اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرما کر حضور کا مقدس و بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ ہم حضور کی قوال قیادت میں اسلام کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں اس طور سے غالب آجائے کہ دنیا سر تا سر توحید کے حقیقی پرستاروں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے ہی آباد نظر آئے۔

چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

"چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔"

نیز حضور اسی تعلق میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے تاکید کے رنگ میں مزید فرماتے ہیں :۔

"تم اس نکتہ پر غور کرو جو میں نے بیان کیا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔"

پس اللہ تعالیٰ کے انکشاف اور اسکے بموجب حضور ایدہ اللہ کی تحریک کی روشنی میں ہم سب کا یہ اولین فرض ہے کہ ہم نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کریں اور پورے استقلال کے ساتھ کرتے چلے جائیں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری گریہ و زاری کو دیکھ کر ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے محسن اور ہمارے پیارے روحانی باپ کو جس نے اپنی زندگی کا ہر سانس اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام ظاہر کرنے اور قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح اسلامی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے میں صرف کر دیا ہے جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ اور صحت والی لمبی اور با اقبال زندگی عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔

جماعت احمدیہ کی اندرونی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کی اہم اغراض

تمام مجالس کا فرض ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کریں اور تربیتی نقائص کو دور کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک روح پرور تقریر

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء — بمقام قادیان

میں احباب کو مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جماعت کے احباب یا چالیس سال سے کم عمر کے ہیں یا چالیس سے زیادہ کے۔ چنانچہ میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی ہے یا عورتیں ہیں ان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے

میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے

کہ جو تمہاری اصلاح و ارشاد کے کام میں پڑتی ہے۔ ان کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور کوشش ان کے ساتھ شامل ہوں اور یہ خواہش کہ اور لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جہاں جماعت کو عزت اور طاقت بخشتی ہے وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے جو تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ جماعت اگر کروڑ دو کروڑ بھی ہو جائے اور اس میں دس لاکھ منافق ہوں تو بھی اس میں اتنی طاقت نہیں ہو سکتی جتنی کہ اگر دس ہزار مخلص ہوں تو ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو کام کئے وہ آج چالیس کروڑ مسلمان بھی نہیں کر سکتے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

مسلمانوں کی مردم شماری

کرائی تو ان کی تعداد سات سو تھی۔ صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید آپ نے اس واسطے مردم شماری کرائی ہے کہ آپ کو خیال ہے کہ دشمن ہمیں تباہ نہ کر دے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں کیا اب بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ہمیں تباہ کر سکے گا۔ یہ کیا شاندار ایمان تھا کہ وہ سات سو ہوتے ہوئے یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن انہیں تباہ کر سکے گا۔ مگر آج صرف ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں مگر حالت یہ ہے کہ جس سے بھی بات کرو اندر سے کھوکھلا معلوم ہوتا ہے اور سب ڈر رہے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہو جائے گا۔ کجا سات سو تھے اتنی جرأت تھی اور کجا آج سات کروڑ بلکہ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں مگر سب ڈر رہے ہیں۔ اور یہ ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے جس کے اندر ایمان ہوتا ہے وہ کسی سے ڈر نہیں سکتا۔

ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے ایک دفعہ آپ گورداسپور میں تھے میں وہاں تو تھا مگر اس مجلس میں نہ تھا جس میں یہ واقعہ ہوا مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں ان کو ضرور سزا دے دو خواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو۔ یہ تمہاری قومی خدمت ہوگی اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ میں ضرور سزا دوں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو آپ لیٹے ہوئے تھے یہ سن کر آپ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

کیا کوئی خدا تعالےٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا اور پھر اس کا تنزل ہو گیا یعنی وہ ای اے سی سے منصف بنا دیا گیا اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آکر کیا تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے۔ اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو۔ صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا کہ اب اس کا دودھ بیس سیر ہو گیا ہے۔

خوشی کی بات یہی ہے

کہ دودھ ہی بڑھایا جائے اور دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو قومیں تبلیغ میں زیادہ کوشش کرتی ہیں ان کی تربیت کا پہلو کمزور ہو جایا کرتا ہے۔ ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور چالیس سال سے اوپر والوں کے لئے انصار اللہ اور عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ ہے۔ ان مجالس پر در اصل تربیتی ذمہ واری ہے۔ یاد رکھو کہ

اسلام کی بنیاد تقوےٰ پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقوےٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا نہ وہ دشمن سے ذلیل ہوگی اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی۔ اگر کوئی قوم تقوےٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔

قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

الٓمّٓ ذٰلك الكتاب
لاريب فيه هدًى
للمتقين۔

لاریب فیہ تو

قرآن کریم کی ذاتی خوبی

بتائی اور دوسروں سے تعلق رکھنے والی خوبی یہ بتائی کہ ھدًی للمتقین یعنی یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص تو روٹی کھاتا اور اس سے طاقت حاصل کر کے کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے کو وہ آدمی پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں غیر متقی کو جو ہدایت ہوتی ہے وہ تو ایسی ہوتی ہے جیسے کسی کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کر دیں۔ مگر جو متقی ہے۔ وہ اس سے غذا لیتا اور طاقت حاصل کرتا ہے۔ اگر ہم ترقی کر سکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی اور

قرآن کریم کہتا ہے

کہ اس کی غذا متقی کے لئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے معدہ میں کوئی خرابی ہو تو اسے گھی۔ دودھ مرغ۔ بادام پھل اور کتنی اعلیٰ غذائیں کیوں نہ کھلائی جائیں اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ الٹا اسے ہیضہ ہو جائے گا۔ غذا اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے جب وہ ہضم ہو۔ اگر ہضم نہ ہو تو الٹا نقصان کرتی ہے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ غذا ایسی ہے۔ جو مومن کے معدہ میں ہی ٹھہر سکتی ہے پس

اگر یہ سچ ہے

اگر ہم نے قرآن کریم سے فائدہ اٹھانا ہے اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر ہم کوئی ترقی نہیں کر سکتے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

كل بركة من محمد صلى الله
عليه وسلم فتبارك
من علم وتعلم

یعنی تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سکھایا۔ اور بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ اس میں محمدؐ سے مراد در اصل قرآن کریم ہی ہے۔ کیونکہ آپ ہی قرآن کریم کے الفاظ لاسکتے ہیں۔ پس جماعت کا تقوےٰ پر قائم ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس زمانہ میں مومن اگر ترقی کر سکتے ہیں۔ تو قرآن کریم پر عمل کر کے اور اگر یہ غذا ہضم نہ ہو سکے۔ تو پھر کیا فائدہ۔ اور اگر اسے ہضم کرنا ہو تو متقی بنو۔ ابتدائی تقویٰ جس سے قرآن کریم کی غذا ہضم ہو سکتی ہے۔ وہ کیا ہے وہ ایمان کی درستی ہے

تقوےٰ کیلئے پہلی ضروری چیز

ایمان کی درستی ہے۔ قرآن کریم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے۔ کہ یومنون بالغیب ہر شخص کے دل میں یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ ہم متقی کیسے بنیں۔ پس اس کی پہلی علامت ایمان بالغیب ہے یعنی اللہ تعالےٰ۔ ملائکہ۔ قیامت اور رسولوں پر

ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ اور رسالت نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس کے دلائل قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ اور وہ دلائل ایسے ہیں کہ انسان کے لئے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا مگر کئی لوگ ہیں جو غور نہیں کرتے۔ آج کل ایمان بالغیب پر لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں بعض لوگ ان پر تمسخر اڑاتے ہیں تو کہتے ہیں تم تعلیم یافتہ ہو کر خدا کو ماننے ہو بغیر تحقیقات اور دیکھنے کے بعد

اعمال کی جزا سزا

پھر بھی لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام اور دین لانے والے ہیں۔ اور یہ سب ابتدائی صداقتیں ہیں۔ مگر لوگ ان سب باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ یہ سارا ایک ہی سلسلہ ہے۔ اور جس نے اس کی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب میں شامل ہے۔ اور

یہی توکل کا مقام ہے

ایک شخص اگر دس سیر آٹا کسی غریب کو دیتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر ملے گا۔ تو وہ گویا غیب پر ایمان لاتا ہے۔ وہ کسی حاضر نتیجہ کے لئے یہ کام نہیں کرتا بلکہ غیب پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی ایسا کرتا ہے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ بھی اگر ایسی کوئی نیکی کرتا ہے تو

غیب پر ایمان

کیا وجہ سے ہی کر سکتا ہے۔ فرض کرو کوئی شخص قومی نقطہ نگاہ سے کسی غریب کی مدد کرتا ہے تو بھی یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ اگر کسی وقت مجھ پر یا میرے خاندان پر زوال آیا تو اسی طرح دوسرے لوگ میری یا میرے خاندان کی مدد کریں گے تو تمام ترقیات غیب پر مبنی ہیں۔ کیونکہ بڑے کاموں کے نتائج فوراً نہیں نکلتے۔ اور ایسے کام جن کے نتائج نظر نہ آئیں حوصلہ والے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا مادہ

بھی ایمان بالغیب ہی انسان کے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ گویا قرآن کریم نے ابتدا میں ہی ایک بڑی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دی۔ چنانچہ وہ صحابہؓ جو بدر اور اُحد کی لڑائیوں میں لڑے۔ کیا وہ کسی ایسے نتیجہ کے لئے لڑے تھے۔ جو سامنے نظر آ رہا تھا۔ نہیں بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مکہ کے بعض امراء نے صلح کی کوشش کی۔ مگر بعض ایسے لوگوں نے جنہیں نقصان پہنچا ہوا تھا۔ شور مچا دیا کہ ہرگز صلح نہیں ہونی چاہیئے۔ آخر ایک شخص نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیجا جائے جو

مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ

کر کے آئے۔ چنانچہ ایک آدمی بھیجا گیا اور اس نے آ کر کہا کہ اے میری قوم میرا مشورہ یہی ہے کہ ان لوگوں سے لڑائی نہ کرو۔ انہوں نے کہا تم بتاؤ تو سہی کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اور سامان وغیرہ کیسا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۰ اور ۳۲۰ کے درمیان ہے اور کوئی خاص سامان بھی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر جب یہ حالت ہے تو تم یہ مشورہ کیوں دیتے ہو کہ ان سے لڑائی نہ کی جائے۔ جب ان کی تعداد بھی ہم سے بہت کم ہے اور سامان بھی ان کے پاس بہت کم ہے۔ اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمی نہیں بلکہ

موتیں سوار دیکھی ہیں

میں نے جو چہرہ بھی دیکھا میں نے معلوم کیا کہ وہ تہیہ کئے ہوئے ہے کہ خود بھی مر جائے گا اور تم کو بھی مار دے گا۔ چنانچہ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابوجہل میدان میں کھڑا تھا اور عکرمہؓ اور خالد بن ولیدؓ جیسے بہادر نوجوان اس کے گرد پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ تو دونوں طرف پندرہ پندرہ سال کے بچے کھڑے تھے میں نے خیال کیا کہ آج میں کیا جنگ کر سکوں گا جبکہ میرے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے بچے ہیں لیکن ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے مجھے کہنی ماری اور پوچھا چچا وہ

ابوجہل کون ہے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا ہے۔ میں نے خدا سے عہد کیا ہے آج اسے ماروں گا۔ ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح آہستہ سے کہنی ماری اور مجھ سے یہی سوال کیا۔ میں اس بات سے حیران تو ہوا۔ مگر انگلی کے اشارہ سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے جو خود پہنے کھڑا ہے۔ اور ابھی میں نے انگلی کا اشارہ کر کے ہاتھ نیچے ہی کیا تھا۔ کہ وہ دونوں بچے اس طرح کھینچ پڑے جس طرح چیل اپنے شکار پر جھپٹتی ہے۔ اور تلوار سونت کر ایسی بے جگری سے اس پر حملہ آور ہوئے کہ اس کے محافظ سپاہی ابھی تلواریں سنبھال بھی نہ سکے تھے کہ انہوں نے ابوجہل کو نیچے گرا دیا۔ ان میں سے ایک کا بازو کٹ گیا مگر قبل اس کے کہ باقاعدہ جنگ شروع ہو۔ ابوجہل مہلک طور پر زخمی ہو چکا تھا یہ کیا چیز تھی جس نے ان لوگوں میں اتنی جرأت پیدا کر دی تھی۔

یہ ایمان بالغیب ہی تھا

جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ہر وقت قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے تیار رہتے تھے اور یہ ایمان بالغیب ہی تھا جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو چکا تھا۔ کہ دنیا کی نجات اسلام میں ہی ہے اور خواہ کچھ ہو ہم اسلام کو دنیا میں غالب کر کے رہیں گے

پس مجلس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے

پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے

یعنی اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ قیامت۔ رسولوں اور ان شاندار اور عظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں۔ ایمان پیدا کرنا چاہیئے انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔ اس صورت میں انسان سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے۔ یہ بھی اگر چلا گیا تو پھر کچھ نہ رہے گا۔ اور اس لئے وہ قربانی کرنے سے ڈرتا ہے

یومنون بالغیب کے ایک معنے امن دینا بھی ہے۔ یعنی جب قوم کا کوئی فرد باہر جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اطمینان ہونا ضروری ہے۔ کہ اس کے بھائی اس کے بیوی بچوں کو امن دیں گے کوئی قوم جہاد نہیں کر سکتی۔ جب تک اسے یہ یقین نہ ہو۔ کہ اس کے پیچھے رہنے والے بھائی دیانتدار ہیں۔

پس ان تینوں مجلسوں کا ایک یہ بھی کام ہے کہ جماعت کے اندر ایسی

امن کی روح پیدا کریں

ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ایمان بالغیب ایک میخ کی طرح ہر احمدی کے دل میں اس طرح گڑ جائے کہ اس کا ہر خیال ہر قول اور ہر عمل اس کے تابع ہو۔ اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ فلسفیوں کی ہیولیٰ اور پر فریب باتوں سے متاثر ہوں اور قرآن کریم کے علم کو حاصل کرنے سے غافل رہیں۔ وہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتے۔ پس مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے۔ اور ان کی یہ پالیسی ہونی چاہیئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے لئے کوشش کرتے رہیں لیکچروں کے ذریعہ۔ اسباق کے ذریعہ۔ اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھایا جائے یہاں تک کہ ہر مرد عورت اور ہر چھوٹے بڑے کے دل میں ایمان بالغیب پیدا ہو جائے۔

دوسری ضروری چیز

نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے قرآن کریم نے یقیمون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا یا یصلون نہیں کہا بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے۔ اور اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں۔ اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے۔ اسلام میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو۔ بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہیئے۔ اپنی بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہیئے۔ بعض لوگ خود نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پروا نہیں کرتے حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی بچہ کا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔ ہماری جماعت میں ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے مجھے لکھا کہ میرے والد میرے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے . . . . .

. . . .

. . . . تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل ہو اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہ رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے ہم جنس اس پر اثر نہ ڈالیں۔ کتابیں جو پڑھتا ہے وہ اثر نہ ڈالیں دوست اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں۔ تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے کو دیا جائے اور تریاق سے بچایا جائے ترمیں جتا رہا تھا کہ

اقامت نماز ضروری ہے

اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا۔ اخلاص اور جوش کے ساتھ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی۔ اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے۔ اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہیئے۔ ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کر دینا کا تو حق نہیں ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک نماز کے پابند نہ ہو۔ ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں ہوں تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے۔ لیکن اگر وہ احمدی اور مسلمان ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہیئے۔ اور کہہ دینا چاہیئے کہ آج سے تم ہمارے گھر میں نہیں رہ سکتے۔ جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ۔

تیسری چیز

وممّا رزقنٰھم ینفقون یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پہلی چیز جذبات ہیں بچہ جب ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو محبت اور پیار اور غصہ کو محسوس کرتا ہے خوش ہوتا اور ناراض ہوتا ہے۔ پھر پیدائش کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں۔ ناک۔ کان اور ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ پھر بڑا ہونے پر علم ملتا ہے۔ طاقت ملتی ہے ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ ہے۔ علم۔ روپیہ عقل۔ جذبات اور اپنی طاقتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے یہ مطالبہ ایسا وسیع ہے کہ اس کی تفصیل کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں۔ اور اس پر ہزار صفحہ کی کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں بہت سے ہیں جو تھوڑا بہت صدقہ دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس مطالبہ کو پورا کر دیا۔ حالانکہ یہ بہت وسیع ہے جہاد کا حکم بھی اسی کا ایک جزو ہے۔ بعض امراء صدقہ دے دیتے ہیں۔ کچھ پیسے خرچ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کر دی حالانکہ

اس کا مطلب صرف یہ ہے

کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بہت سی چیزوں میں سے ایک کو خرچ کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ ہماری نانی صاحبہ تھیں اسی پچاسی سال کی عمر میں سارا سال روئی کتوانا پھر اٹیاں بنانا۔ پھر جلاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بنوانا۔ اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا۔ اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں

ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے

جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے۔ مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا۔ اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے۔ اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں بیاہ شادیوں بیاہ ہوں اور دیگر تقریبات میں کام کریں خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہوں۔

اعلانات نکاح

۱۔ برادرم عزیزم ملک محمد سلیم صاحب ولد ملک محمد ابراہیم صاحب ساکن محلہ کریم پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات مغربی پاکستان کا نکاح مبلغ پانچ سو روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ سیدہ بیگم صاحبہ دختر محترم محمد ظفر صاحب احمدی ساکن کھدرداد۔ ریاست کشمیر۔ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک۔ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔ آپ نے خطبہ نکاح میں احمدی بچوں کی تربیت و اصلاح اور بروقت شادیاں کرنے کے متعلق ضروری ہدایات فرمائیں۔

اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ملک محمد بشیر درویش قادیان محلہ احمدیہ ۳/۵/۶۵

نوٹ۔ مکرم ملک محمد بشیر صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپیہ اعانت بدر کے طور پر ادا فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۲۔ مسماۃ ساجدہ خاتون بنت ڈاکٹر عبدالحمید صاحب لیڈر احمدی محلہ بازار لیساڑن گنج امروہہ ضلع مراد آباد (یوپی) کا نکاح مسمی تجمل حسین ابن احمد حسین صاحب قریشی ساکن پنجابی پوری قادیان کے ہمراہ مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر پر حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین۔

خاکسار مسعود احمد واقف زندگی درویش قادیان

۳۔ قادیان۔ آج مورخہ ۳/۵/۶۵ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی محمد لقمان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح محترمہ حسن بانو صاحبہ بنت معین الدین خاں صاحب بھاگلپوری کے ساتھ بعوض سات صد روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ خاکسار محمد عمر علی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ولادتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۹/۳/۶۵ کو لڑکا عطا فرمایا ہے اس سے قبل لڑکا پیدا ہو کر دس دن بعد وفات پا گیا۔ احباب سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد حسین خادم معلم وقف جدید جماعت احمدیہ ٹائیں

۲۔ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "مہر النساء" تجویز فرمایا ہے۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار مسعود احمد واقف زندگی درویش قادیان

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے بھارت کے تمام موصیوں کے نام فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ چونکہ ہر موصی کا حصہ آمد کا کھاتہ مکمل کرنے کے لئے فارم اصل آمد پُر کر واپس آنا ضروری ہوتا ہے اس لئے تمام موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ ان فارموں کو پُر کر کے جلد از جلد واپس ارسال فرمادیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دعا۔ میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور ہسپتال میں داخل ہے جس کی وجہ سے مجھے سخت پریشانی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ممنون ہونگا

خاکسار شریف احمد پولٹری سپر وائزر جتاوا بہار

درخواست دعا۔ میرا اکلوتا بیٹا عزیز سید ممتاز احمد ڈی۔ ایس سی پارٹ دوم کے امتحان میں ۵ مئی سے شریک ہو رہا ہے۔ میرا یہ بچہ میری غمزدہ زندگی کا سہارا ہے۔ میں جملہ قارئین بدر سے بالخصوص بزرگان سلسلہ سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے بچے کی نمایاں کامیابی اور بہتر مستقبل کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسارہ رضیہ رخسار پٹنہ

ڈاکٹر اختر اورینوی

جشنِ اختر۔ اور ماہنامہ ساغرِ نو کا۔۔ اختر اورینوی نمبر

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

صداقت احمدیت کا ایک روشن اور پُر عظمت پہلو یہ بھی ہے کہ مخلصین احمدیت اور ان کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق خاص برکات سے نوازا ہے۔ مصلح موعود والی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کا یہ الہام بھی درج ہے کہ:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے"۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جب جماعت احمدیہ قائم بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور نہ ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ابھی تک مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعوےٰ دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

آج اکناف عالم میں اظہر من الشمس ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہو رہی۔ اور غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام میں آج بڑے سے بڑا ڈاکٹر بڑے سے بڑا صناع اور تاجر بڑے سے بڑا ادیب و عالم آپ کو ملے گا اور عالمی شہرت رکھنے والے سیاستدان، قانون دان اور دانشمند ان بھی آپ کو اس مقدس جماعت میں ملیں گے۔

یہ سب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجد آفرین پیشگوئیوں کے مطابق صداقت احمدیت کے چلتے پھرتے آیات و نشانات ہیں۔ اور کیا ہی مبارک ہیں وہ روحیں جن کے لئے عرش عظیم سے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ وہ انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔

جناب ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی بھی ان خوش قسمت لوگوں میں سے ایک ہیں۔ آپ احمدیت اور سیدنا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ بقول آپ کے حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک مہلک بیماری سے شفا بخشی۔ حضور کی صحبت سے قلبی سکون پایا۔ اور حضور اقدس کی توجہ اور قوت قدسی کے نتیجہ میں ایک رؤیا کے ذریعہ ملکۂ تقریر میں ایک عظیم قوت و قدرت حاصل کی۔ اور احمدیت کی خاطر بسا اوقات آپ کو شدید مخالفتوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقرب صحابی حضرت سید وزارت حسین صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ اور سید صاحب موصوف اپنی معلومات کے مطابق صوبہ بہار میں دوسرے احمدی اور دوسرے صحابی ہیں سب سے پہلے احمدی اور صحابی حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو مسلم مشنری کے نام سے ہندوستان بھر میں مشہور تھے۔ اور سید صاحب موصوف دوسرے نمبر پر ہی صوبائی امیر بھی مقرر ہوئے۔ جماعت احمدیہ بہار کے سب سے پہلے صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالماجد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور آپ دو ہی بھائی احمدیت اور صحابیت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے دوسرے بھائی جو آپ سے عمر میں بڑے تھے وہ مکرمی و محسنی جناب ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب آف مظفرپور کے والد محترم حضرت سید امارت حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ دو کے عدد کو حضرت سید صاحب موصوف کے ساتھ کچھ ایسی مناسبت ہے کہ یہ عدد دور تک آپ کے ساتھ چلتا ہوا کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

سید صاحب موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اندرونی اور بیرونی فتنہ کے موقعہ پر ایک چٹان ثابت ہوتے رہے فتنہ مبائعین سے قبل اور مرکزی اطلاع سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خلافت حقہ پر آپ کو اطلاع دی جس کے نتیجہ میں بغیر کسی دغدغہ کے مونگیر کی جماعت نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کر لی سالانہ اللہ تعالیٰ سید صاحب موصوف کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آپ (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عظیم نشان ہیں) کی دعاؤں سے ہم سب کو متمتع ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

بہر حال ایسے بزرگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اخلاص و عقیدت اور قلبی ربط رکھنے کی نعمت عظمیٰ پائی ہے۔ اور ہر ابتلاء اور آزمائش کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا عملی ثبوت دیا ہے۔ ان کو اور ان کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنی خاص برکات سے نوازا ہے جناب ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب نے صرف صوبہ بہار ہی نہیں بلکہ بیرونی صوبوں اور بیرونی ممالک کے علمی حلقہ میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔ اور آپ کے علمی اور اخلاقی محاسن و صفات سے متاثر ہو کر آپ کی زندگی ہی میں علمی طبقہ نے ایک خاص نمبر ایک ماہنامہ کا آپ کے نام پر معنون کیا ہے۔

یہ ضخیم و مبسوط "اختر اورینوی نمبر" ماہنامہ "ساغرِ نو" نے شائع کیا ہے جس میں متعدد اہلِ علم و فن حضرات نے "اختر اورینوی" کی شخصیت کے متعلق اپنے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس نمبر کی اشاعت کے موقعہ پر "جشن اختر" کے عنوان سے ایک اجلاس بھی منعقد ہوا اور اخبارات نے جلی حروف میں تبصرے شائع کئے۔ بعض تبصرے رپورٹ "جشن اختر" سے ماخوذ درج ذیل ہیں:۔

"پٹنہ ۲ر اپریل۔ آج ۵ بجے شام کو پٹنہ یونیورسٹی کے سینیٹ ہال میں زیر صدارت یونیورسٹی مذکور کے وائس چانسلر جناب کنکا کالی دت ادارہ ساغر کے زیر اہتمام "جشن اختر اورینوی" بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ پٹنہ کے علاوہ بھاگلپور رانچی؟ مظفرپور وغیرہ اضلاع کے مشاہیر و معززین نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی پروفیسر عبدالمغنی کی تعارفی تقریر سے شروع ہوئی جس میں موصوف نے "جشن اختر" کے موقعہ و محل اور مقاصد سے سامعین کو متعارف کراتے ہوئے اختر اورینوی کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ ڈاکٹر اورینوی ۳۵ برسوں سے مسلسل ادبی لسانی اور قومی خدمتیں کر رہے ہیں۔ موصوف نے اختر صاحب کی بے شمار خوبیوں پر روشنی ڈالی اور زبردست خراج عقیدت پیش کیا"۔

"پروفیسر عبدالمنان بیدل عظیم آبادی نے بھی اختر صاحب کی ادبی اور لسانی خدمتوں کو سراہا اور اس کی تحسین کی آپ کی تقریر کے بعد وائس چانسلر ڈاکٹر کنکا کالی دت نے "ساغر نو" کے اختر اورینوی نمبر کو جناب اختر اورینوی کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد جناب رضا نقوی اور ڈاکٹر یوسف خورشیدی نے ڈاکٹر اورینوی کی خدمت میں اپنے منظوم خراج ہائے عقیدت پیش کئے۔

ریاستی وزیر صحت وکیل جناب عبدالقیوم انصاری نے کہا۔۔۔ کہ ڈاکٹر اختر اورینوی ہی جیسی ادبی شخصیتوں کی بدولت اردو زبان نہ صرف زندہ ہے بلکہ دن رات ترقی کر رہی ہے۔۔۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اختر صاحب کی شخصیت کم از کم سارے شمالی ہندوستان میں ممتاز و اہم ہے اور کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

۔۔۔۔۔ شاید ہندوستان میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی تقریب ہے جس میں اتنے شاندار طور پر کسی ادیب کی خدمات کو اس کی حیات میں سراہا گیا ہو۔

۔۔۔۔۔ اختر اورینوی نے جو کچھ کیا ہے یہ کچھ انہیں کا حصہ تھا۔۔۔ ان کے بعد ریاستی وزیر برائے اکسائز جعفر امام نے اپنی تقریر میں اختر صاحب کی شخصیت اور فن پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ایسے انسان بڑی مشکلوں سے پیدا ہوتے ہیں"۔

(روزنامہ سنگم پٹنہ ۴ر اپریل)

"ہندوستان پاکستان اور جیکوسلواکیہ کے مشہور ادیبوں کی کاوشوں کا یادگار مجموعہ ساغر نو کا "اختر اورینوی نمبر" چھپ کر منظر عام پر آ گیا۔ ضخامت بڑے سائز پر تقریباً ۵۰۰ سو صفحات تصویریں تقریباً ایک سو قیمت صرف چھ روپے۔

پتہ: مکتبہ ادب اردو ۱۶/۳ گردنی باغ پٹنہ یا معرفت قومی تنظیم سبزی باغ پٹنہ ۴"۔

(سنگم پٹنہ ۴ر اپریل)

اسی قسم کی رپورٹیں اور اعلانات "ساتھی" وغیرہ دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان عظام اور احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو صحت و سلامتی کے ساتھ دینی، علمی اور قومی خدمات کے عظیم اور بیشتر مواقع عطا فرما دے۔ آمین۔

اے فرزندان احمدیت! جب اللہ کسی فرد یا قوم کو کوئی انعام عطا فرماتا ہے تو اس انعام کے مطابق اس فرد اور قوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ذمہ داری بھی ڈالی جاتی ہے۔ صداقت احمدیت کے وہ عظیم الشان نشانات جو زمین کے کناروں تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہم پر ایک لمبا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بقیہ صفحہ ۱۲

علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ساگر

سیمو گہ (میسور سٹیٹ) کے کامیاب جلسوں کے بعد اراکین وفد تبلیغی دورہ جنوبی ہند مورخہ ۴ راپریل بروز اتوار سیمو گہ سے ۴۴ میل دور ساگر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں چند مخلص احباب پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہے۔ ہم سب بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار جو کہ سیمو گہ سے مکرم عبد الرزاق صاحب نے عنایت فرمائی تھی ساگر پہنچے۔ جب ہمارا استقبال مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ اور دیگر افراد جماعت نے نہایت ہی گرمجوشی اور محبت سے کیا۔ اور اراکین وفد کو ہار پہنائے۔

یہاں جلسہ کا بہت وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ ساگر کے ایک مرکزی مقام میں ایک خوبصورت پنڈال بنایا گیا۔ اور کثیرالاشتہارات کے ذریعہ پورے شہر میں جلسہ کے متعلق تشہیر کی گئی۔

جلسہ کا آغاز ۸ بجے شب محترم حکیم محمد دین صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد عثمان صاحب کی نظم کے بعد صاحب صدر کی افتتاحی تقریر جلسہ کی اغراض و مقاصد کے متعلق ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے آپ کی آمد پر دنیا کی حالت آپ کی تبلیغ اور اس میں عظیم الشان کامیابی اور آپ کے اخلاقِ فاضلہ پر کامل نمونہ وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ چونکہ اس مقام پر مالا باریوں کی کثیر آبادی ہے۔ اور جلسہ میں بھی اکثریت ان کی تھی۔ لہٰذا منتظمین جلسہ کی خواہش پر خاکسار نے ملایالم زبان میں رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو اس زمانہ کے لئے رسول کریم صلعم کا ہی رحمت کے طور پر مدلل طور پر پیش کیا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی تھی۔ آپ نے لولاک لما خلقت الافلاک کی تشریح کرتے ہوئے واضح رنگ میں بائیبل۔ بھوشیہ پران بھگوت گیتا وغیرہ کتب سابقہ کے ذریعہ سے رسول کریم کی آمد کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں اسلام اور رسول کریم صلعم کے نام کو بلند کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی تبلیغی مہم کا ذکر فرماتے ہوئے تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ باہمی فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جماعت کے ساتھ تعاون کریں۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے انگریزی زبان میں اسلام اور مسلمانوں کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام مہدی کی آمد اور آپ کے دعوے، کارنامے وغیرہ امور پر روشنی ڈالی اور دعا کے بعد یہ جلسہ نہایت ہی خیر و خوبی سے ۱۱ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

وفد کی رہائش کا انتظام مقامی ریلوے سٹیشن کے Retiring Room میں کیا گیا۔

ثمرب۔ دوسرے دن ۵ راپریل کو یہاں سے ۱۸ میل دور ثمرب میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہم یہاں کے بعض احباب سمیت شام کو ثمرب پہنچے۔ یہاں ایک بات خاص طور پر دیکھنے میں آئی کہ یہاں کے ہندو اور مسلمان سب کے سب جماعت احمدیہ کے ساتھ مکمل طور پر تعاون کر رہے ہیں۔ اور خاص طور پر ہمارے جلسہ کے انتظامات میں بھی وہ بہترین رنگ میں مدد فرما رہے ہیں۔ ہمارا یہ جلسہ مقامی میونسپل ہال میں زیر صدارت Sri. M. Thippayya Gowda منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اسی ہندو مسلم اتحاد کے پیغام کو لے کر ہندوستان کے مختلف علاقوں سے اس جماعت کے مبلغین ہماری اس بستی میں بھی تشریف لائے ہیں ہم ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے ہندوستان میں رہنے والے ہندو مسلم سکھ اور عیسائی برادری کے درمیان صلح و امن پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجویز فرمودہ اصولوں کی وضاحت کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کے معنی ہی امن کے ہیں۔ اور اس کے قیام کی غرض امن عالم ہے۔ اس کے لئے اسلام کی تعلیمات کی وضاحت کرتے ہوئے مدلل رنگ میں ثابت کیا کہ اسلام کے اصولوں کی پیروی کے نتیجہ میں قیام امن عالم ہو سکتا ہے۔

تیسری تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب کی انگریزی زبان میں احمدیت کے پیغام کے موضوع پر ہوئی۔ آخر میں خاکسار نے بعنوان "رحمۃ للعالمین کا ظہور ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ" تقریر کی جس میں سابقہ کتب کی روشنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔

اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی جس میں آپ نے بار بار اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اس بستی میں محبت و پیار کا ماحول پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ بہت کوشاں ہے۔

یہ جلسہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ پورا ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا ہال میں جگہ نہ ملنے کے باعث کافی لوگ باہر کھڑے تقاریر سنتے رہے۔ اس جلسہ میں اول تا آخر یہاں کے مقامی قاضی اور جامع مسجد کے پیش امام اور دیگر معززین شریک رہے۔

ہم اراکین وفد بعد فراغت جلسہ اسی وقت یعنی ۱۲ بجے شب ثمرب سے نکل کر سیمو گہ کے لئے روانہ ہوئے اور صبح قریباً ۲ بجے ہم سیمو گہ پہنچے۔ وہاں سے ہمارا پروگرام بنگلور کے لئے روانگی کا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق ہم صبح ۸½ بجے کی EXPRESS کے ذریعہ بنگلور کے لئے روانہ ہوئے۔ اور شام کو چھ بجے کے قریب بنگلور پہنچے۔ سٹیشن پر مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب پھولوں کے ہار لئے ہمارے استقبال کے لئے تشریف فرما تھے۔

بنگلور

یہاں بھی جلسہ سیرت النبیؐ منانے کیلئے وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔ پورے شہر میں بڑے بڑے wall posters اور چھوٹے چھوٹے ہزاروں اشتہارات کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ نیز مقامی اردو اور انگریزی اخباروں میں بھی جلسہ کے متعلق اعلان شائع کیا گیا۔

جلسہ کا انتظام مکرم الحاج بی۔ ایم۔ عبد الرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کے دولتکدہ دار الفضل کے وسیع کمپاؤنڈ میں کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں کرسیاں بچھائی گئیں۔ اور ٹیوب لائٹ وغیروں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔

جلسہ کا آغاز مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی صدارت میں خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد امام صاحب کی نظم کے ساتھ رات کے ٹھیک ۹ بجے ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر نصف گھنٹہ تک ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے قرآنی آیات الیوم اکملت لکم دینکم ..... کی تشریح کرتے ہوئے اسلام کو ایک عالمگیر مذہب کی حیثیت سے ثابت کیا۔ بعدہٗ مکرم بی۔ ایم نثار احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کی تشریح کرتے ہوئے موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا اور بتایا کہ آج دنیا میں ہر طرف اسلامی معاشرہ کے دشمنوں کی فوجیں اسلام کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے کوشاں ہیں، تو دوسری طرف اسلام کی حالت میدان کربلا میں بیمار و بے کس زین العابدین کی سی ہے۔ آج دنیا کی قومیں مسلمانوں کو زندہ قوم نہیں سمجھتیں ایسی حالت میں اب دنیا کے سامنے اسلام کو ایک زندہ

بقیہ صفحہ ۲

کے طور پر اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور یہ نیک تبدیلی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنے قلب و سینہ کو بغض و کینہ سے پاک نہ کریں۔ اور قصور واروں کے قصور معاف کرنے کی عادت نہ بنائیں اور چاہیئے کہ ہم رشتہ داروں، دوستوں اور دشمنوں اور ہمسایوں کے ساتھ برتاؤ کرتے وقت اپنے جذبات کی رو میں نہ بہہ جایا کریں بلکہ اپنے جذبات کو قربان کر کے اور اپنی مرضی کو چھوڑ کر احکام خداوندی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ پاک کے سامنے اپنی گردنیں ڈال دیں۔ دورِ حاضرہ میں بے پردگی اور سینما بینی اور ریڈیو کے فحش گانے درحقیقت خطرناک زہر ہیں جو زندگی کے تمام شعبوں کو متعفن کر کے معاشرہ کی روح کو کچل رہی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان بلاؤں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بچانے کی پوری پوری کوشش کریں اور ہر قسم کے فتنوں اور فسادوں اور الجھنوں سے بچ کر ہمیں اپنا قومی شعار تبلیغ یا یوں والہانہ تبلیغ بنانا چاہیئے اور یہ سب کچھ سعی پیہم کے ساتھ ساتھ لگاتار دعاؤں یعنی عاجزانہ اور منکسرانہ دعاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے خاص فضل سے اس کی توفیق عطا فرماوے۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین۔

مذہب کے طور پر پیش کر سکے۔ لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کار ہائے نمایاں کو بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم ہوئی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے سیرت پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک نمایاں پہلو یعنی اپنے ماتحتوں سے سلوک پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت رسول پاک صلعم کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور اسلام کا پیغام اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب تبلیغ مکرم عبدالرحمٰن صاحب بیگ صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد یہ جلسہ رات کے ۱۲ بجے ختم ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ اس جلسہ میں سابقہ روایات کے برخلاف کافی لوگ موجود تھے یہاں تک پہلے بچھی ہوئی کرسیاں ناکافی ہونے کی وجہ سے فوری طور پر مزید کرسیاں منگوائی گئیں۔ سب وقت سامعین اول تا آخر نہایت انہماک کے ساتھ تمام تقاریر سنتے رہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دوسرے دن یعنی مورخہ ۷ راپریل کے جلسہ کا مقامی لجنہ اماءاللہ کی طرف سے اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ شام کو چار بجے مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب کے دولت خانہ میں پردہ کی رعایت سے یہ جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عنوان پر اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل نے علی الترتیب لجنہ اماءاللہ کے قیام کی غرض، تربیت اولاد اور حضرت نبی کریم صلعم کا سلوک عورتوں سے وغیرہ عنوانوں پر تقریریں کیں۔

اس جلسہ میں احمدی مستورات کے علاوہ غیر از جماعت عورتیں بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئی تھیں۔

اس جلسہ سے فارغ ہوکر ہم اپنی رہائش گاہ پہنچے۔ ہماری رہائش کا انتظام مکرم الحاج بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔ طعام وغیرہ سے فارغ ہوکر ہم رات کے ۱/۲ ۹ بجے کی بنگلور ایکسپریس سے مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر ہمیں الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں احباب اسٹیشن پر موجود تھے۔ رخصت ہوتے وقت مکرم الحاج عبدالرحیم صاحب صدر جماعت نے ہم اراکین وفد کو خوبصورت ہار پہنائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مدراس

بنگلور سے روانہ ہوکر ہم دوسرے دن صبح ۴ بجے مدراس پہنچے۔ اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے لئے احباب تشریف لائے تھے۔ ہم سب اسلامک سنٹر گئے۔ جہاں ہماری رہائش اور جلسہ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ کے متعلق بڑے بڑے Wall posters پورے شہر میں چسپاں کئے گئے تھے۔ اسلامک سنٹر کے سامنے وسیع احاطہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور کرسیاں بچھائی گئیں۔ رات کے آٹھ بجے زیر صدارت مکرم مولوی پی دفیسر محمد صاحب جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم حکیم مولوی محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عزیز بیگ صاحب کی نظم کے بعد مکرم محمد سعید صاحب مہاجر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں اپنے بعض اشعار سنائے جو کہ بہت پسند کئے گئے۔ بعدہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے آیت قرآنی ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی تشریح کرتے ہوئے رسول کریم صلعم کے مقام فنافی اللہ کی وضاحت کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے حضرت رسول پاک صلعم نے ان علوم کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو ثابت فرمایا ہے

دوسری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی بعنوان فلسفہ حج ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی حکم بھی حکمت اور فلسفہ سے خالی نہیں ہے۔ عالمی اجتماعیت کا بہترین تصور اسلام حج کی عبادت کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس عبادت میں عاشقانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ ایک قصد حج کرنے والا صرف دو کپڑوں سے لبیس ہوکر لبیک لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر پڑتا ہے۔ گویا کہ وہ کفن پوش ہوکر اور سر ننگا بال جو کہ زینت کا ذریعہ ہیں منڈوا کر اور گرد آلود ہوکر ایک قسم کی بے سر و سامانی اور بے خودی کے عالم میں خدا کے آستانہ پر جھک جاتا ہے اور یہ عبادت مساوات اسلام کی عکاسی کرتی ہے۔ فاضل مقرر نے اس ضمن میں مختلف امور کی وضاحت فرمائی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے ابراہیمی دعا ربنا وابعث فیھم رسولا .... الخ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کی آمد کا ذکر فرمایا نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی وضاحت کرتے ہوئے آپ کی آمد اور علامات مہدی علیہ السلام خاص کر کسوف و خسوف کی علامت نیز آپ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں پر بصیرت افروز تقریر فرمائی جو سرسے

تقریریں نہایت ہی دلچسپی سے سُنی گئیں صاحب صدر کی مختصر تقریر اور دعا کے بعد یہ جلسہ ٹھیک گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

یہ جلسہ ہمارے دورے کا آخری جلسہ ہے۔ دوسرے دن جمعہ تھا۔ خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں جماعت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے سورۃ کوثر کی تفسیر بیان کی۔

جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر اراکین وفد اپنے اپنے مرکزی مقام پر مراجعت کے لئے رخت سفر باندھنے میں مصروف ہوگئے۔ چنانچہ اُسی دن شام کو چار بجے مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے دہلی کے لئے اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے رات ۹ بجے شیموگہ کے لئے سفر اختیار کیا۔ دوسرے دن یعنی ۱۰ راپریل کو صبح ۸ بجے مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب بمبئی کے لئے اور خاکسار اسی دن دوپہر مالابار کے لئے روانہ ہوگئے۔

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہمارا یہ تبلیغی و تربیتی دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہم نے اس پورے تبلیغی سفر میں ۱۸ جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور ۲۴ جلسوں کو مخاطب کیا اور ۱۱۲ تقریریں کیں۔ اور اس طرح مختلف مقامات میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی آمد کی اغراض بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور سعید روحوں کو قبول صداقت کی توفیق دے۔

آمین ثم آمین

اعلانِ دعا

از طرف نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

مکرم اختر احمد صاحب عالم پور ضلع محبوب نگر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے ایک دوست خواجہ معین الدین صاحب ۱۳ راپریل کو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر بیعت کرکے حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی استقامت اور ایمان و اخلاص میں پختگی کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز اختر احمد صاحب کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ملازمت کا بہترین انتظام عطا فرمائے۔ اور ان کی تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

درویشان قادیان و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مندرجہ ذیل باتوں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں:

(۱) میرا بڑا لڑکا امیٹرک کا امتحان عنقریب دینے والا ہے اُس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اور میرے منجھلے لڑکے کے لئے بھی

(۲) میرا بڑا نسبتی عزیز رفیق نے پری پر انیسل کا امتحان دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

۳۔ میری اہلیہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) میری دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

۵۔ میرے بھتیجے عزیز نذیر احمد کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار سیف الدین سپل ٹیکس آفیسر دی جی لاس کٹک۔ اڑیسہ

۶۔ میری بچی عزیزہ سیدہ نصیرہ خاتون سلمہا اور اس کا بچہ عزیز تبریز احمد سلمہٗ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ دونوں بیمار ہیں۔ اور عزیزہ موصوفہ اپنے شوہر مولوی سید بشیر الدین احمد مبلغ سلسلہ کے ساتھ تراپت داروں سے دور اقامت رکھتے ہیں۔

بحالت سفر اور پھر ایسے علاقہ میں مقیم ہیں جہاں کئی قسم کی مشکلات وسل و رسائل کی تکالیف لاحق ہیں۔

بزرگان کرام سے درخواست ہے کہ براہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت خاص بخشے۔ اور خدمت دین کی زریں مواقع کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار سید بدرالدین احمد عفی عنہ معلم وقف جدید

برانچی (بہار)

بائبل میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں حضرت مسیح موعود کے خاص بیٹے سے متعلق پیشگوئیاں

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل ۔ قادیانی

(۲)

نیا برّہ ـــــ امام جماعت احمدیہ

پس جس طرح پیشگوئی میں نئے یروشلم کا ذکر ہے اور پرانا مراد نہیں اسی طرح برّہ بھی پرانا مراد نہیں بلکہ نیا برّہ مراد ہے جو اس کا مثیل ہے اور وہ جماعت احمدیہ کا امام ہے جو مسیحی نفس رکھتا ہے۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ

"لوگ آئے اور دعوے کر بیٹھے شیر خدا نے اُن کو پکڑا شیر خدا نے فتح پائی" (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۷۱۰)

پس الہام میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ جماعت میں داخل ہو کر اور یہاں آکر جو لوگ فتنے پیدا کریں گے۔ اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگیں گے وہ اس کے سامنے مغلوب ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اس میں پیغامی فتنہ کے ظہور اور نظام سلسلہ کو اپنے قبضہ پر چلانے اور "اہل السرائے" قرار دینے کی طرف اشارہ کیا گیا تھا اور بتایا گیا کہ اس کے سامنے ان کی دال نہیں گلے گی اور وہ ان پر غالب آجائے گا۔ اسی طرح مکاشفہ میں بتایا تھا کہ وہی اس مذکورہ کتاب یعنی قرآن کریم کی مہروں کو کھولنے کے قابل ہوگا۔ اور وہ ان کو کھولے گا بھی۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے یہ خبر دے رکھی تھی کہ اس کے ذریعہ سے "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۴۲)

چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے یہ بات بھی پوری ہو گئی۔ اللہ نے آپ کے ذریعہ سے قرآن کریم کے حقائق و معارف وعلوم کھولے اور تفسیر کبیر کے ذریعہ سے آپ کی اس شان کا اظہار کرتے ہوئے "کلام اللہ کا حقیقی مرتبہ لوگوں پر ظاہر فرمایا۔ اور آپ پر وہ اسرار کھولے جن کی طرف دوسروں کی نگاہیں کبھی نہ اُٹھی تھیں۔ لہٰذا وہ برّہ آپ ہی ہیں نہ کہ مسیح ناصری۔

(۲) اس مکاشفہ کے باب ۲۰ میں ابلیس اور یاجوج ماجوج اقوام کے خروج اور جنگ نیز ان کے انجام کے ذکر کے بعد مسیح موعود اور آپ کے ظہور کے ساتھ نئے آسمان ونئی زمین کے معرض وجود میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ

(الف) "پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اس کے اوپر بیٹھا ہوا تھا دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں جگہ نہ ملی"۔ (مکاشفہ ۲۰ صفحہ ۱۱)

(ب) "پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا تھا"۔ (۲۱ صفحہ ۱)

کشف کی ان آیات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک سفید تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا گیا ہے اور پھر آپ کے ذریعہ سے برپا ہونے والے انقلاب عظیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ انقلاب ایسا ہوگا کہ گویا نیا آسمان اور نئی زمین پیدا ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر اس طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (کشتی نوح)

(۳) اس کے بعد اس مکاشفہ میں مصلح موعود کے دار الہجرت کا ذکر نئے یروشلم کے نام کے ساتھ اس طرح دیا گیا ہے کہ

"میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اور وہ اس دلہن کی مانند آراستہ پیراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو"۔

(۴) اس دار الہجرت میں خدا کے خیمہ و سکونت اور اس کی تائید و نصرت کا ذکر اس طرح دیا گیا ہے کہ

"پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھو خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا۔ اور وہ اس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ ان کے ساتھ رہے گا۔ اور ان کا خدا ہوگا اور وہ ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ اور نہ نالہ اور نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں گی۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ دیکھ میں سب چیزوں کو نئی بنا دیتا ہوں پھر اس نے کہا لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں پھر اس نے کہا یہ باتیں پوری ہو گئیں میں الفا و میگا یعنی ابتداء اور انتہا ہوں۔ میں پیاسے کو آب حیات کے چشمہ سے مفت پلاؤں گا۔ جو غالب آئے وہی ان چیزوں کا وارث ہوگا اور میں اس کا خدا ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا"۔ (مکاشفہ صفحہ ۲۱ آیت ۳ تا ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے اہل و عیال کے متعلق یہ الہام ہوا تھا کہ

انی معك و مع اهلك

کہ میں تیرے اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ ہوں۔ (تذکرہ)

(۵) ان کے مخالفوں کا حشر اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

"مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھناؤنے لوگوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا یہ دوسری موت ہے"۔ (باب ۲۱ صفحہ ۸) (اس سے قبل ایک موت کا ذکر اسی کشف میں موجود ہے ناقل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے دشمنوں کی ذلت کے بارہ میں ایک ہی نظم میں تقریباً چالیس دفعہ سبحان الذی اخزی الاعادی کو دہرایا ہے۔

(۶) برّہ کی بیوی یعنی نئے یروشلم اور اس کے پہاڑ کے پاس واقع ہونے کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔

"پھر ان سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے ایک نے آکر مجھ سے کہا۔ ادھر آ میں تجھے دُلہن یعنی برّہ کی بیوی دکھاؤں اور وہ مجھے روح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا اس میں خدا کا جلال تھا اور اس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو"۔ (مکاشفہ صفحہ ۱۰ تا ۱۱ باب ۲۱)

جیسا کہ خود اس مکاشفہ میں مذکور ہے برّہ کی دلہن سے مراد اس کا آراستہ پیراستہ نیا شہر یروشلم یعنی دار الہجرت ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے یسعیاہ نبی کی پیشگوئی میں بھی آنے والے بشیر کا تعلق یروشلم سے بتایا گیا ہے۔ جیسا یہودیوں کا کہنا ہے کہ آنے والا مسیح ان کی پرانی یروشلم میں آئے گا۔ حالانکہ مسیح ناصری نے تو ان کی پرانی یروشلم کو مجرم قرار دے کر اسے متروک ٹھیرایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا۔

(الف) "اے یروشلم تو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتی ہے کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے بچوں کو جمع کر لوں مگر تو نے نہ چاہا دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ہی چھوڑا جاتا ہے"۔ (لوقا باب ۱۳ صفحہ ۳۴)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنی پہلی آمد میں یروشلم کو مجرم و متروک قرار دے رکھا ہوا ہے پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو یروشلم شان کو صلیب پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی وہ اس کو قابل ستائش قرار دیتے اور اپنی آمد کو اس سے وابستہ ٹھیراتے اور اسے بھی آسمان پر قرار دیا جاتا اور کشف میں اسے ہی نازل ہوتے دکھا کر اس کے اعزاز کا ذکر کیا جاتا ہے

(ب) پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہی اسرائیلی مسیح دوبارہ تشریف لاویں۔ جبکہ انہوں نے یہود کو واضح طور پر آگاہ فرما دیا تھا کہ تمہارے ظلموں و جرموں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی بادشاہت تم سے چھین لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ (متی باب ۲۱ صفحہ ۴۳)

یوحنا عارف کے مکاشفہ میں بھی اس امر کو کھول کر بتا دیا گیا ہے کہ آنے والے بشیر کی آمد کا تعلق پرانے یروشلم کی بجائے نئے یروشلم کے ساتھ ہوگا۔

اس سے مسیح کی آمد ثانی کا مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے کہ نہ تو پرانی یروشلم کو آمد ثانی کے لئے اختیار کیا جائے گا۔ اور نہ پرانا مسیح دوبارہ آئے گا۔ بلکہ یروشلم بھی نئی ہوگی اور مسیح بھی نیا ہوگا۔ پس اس جگہ مسیح

سے مراد مسیح موعود کا بیٹا بشیر ہے جو کہ مسیحی نفس ہے۔

(۷) اس مکاشفہ میں اس نئے شہر یروشلم کے بارہ قبیلوں کے بارہ دروازوں اور بارہ نبیادوں اور اپنی ذات کی قربانی پیش کرنے والے برّہ کے بارہ رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ

"اور اس کی شہر پناہ بڑی اور بلند تھی اور اس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور ان پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے ..... اور اس شہر پناہ کی بارہ بنیادیں تھیں اور ان پر برّہ کے بارہ رسولوں کے بارہ نام لکھے تھے"...... (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۱۲ تا ۱۴)

بعض اس عبارت میں بنی اسرائیل کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہیں حالانکہ مشابہت کی وجہ سے ایک کا نام دوسرے کو دے دیا جاتا ہے۔ اور انجیل صحیفوں میں یہ بات عام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے ایک مثیل ہونے کی خبر دے کر اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کا سلسلہ اسرائیلی سلسلہ کے مشابہ ہوگا اور اس کا مسیح اسرائیلی مسیح کا مثیل ہوگا اور اس کی امت اسرائیلی امت کی مانند۔ پس آنے والا مسیح مسیح ناصری سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے مسیح نام میں اس کے ساتھ شریک ہے۔ اور چونکہ مصلح موعود بھی مسیحی نفس ہے لہٰذا اس کا دار الہجرت بھی یروشلم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ آنحضرت صلعم و مسیح کے ساتھ مشابہت رکھنے کے علاوہ حضرت یعقوب موسیٰ و داؤد سے بھی مماثلت رکھتے ہیں اس لئے آپ کے متبعین بھی بنی اسرائیل سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے بنی اسرائیل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار"

دوسری طرف آپ کو کشف میں بنی اسرائیل کا الہام ہوا ہے جس کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ ہماری پر بے جا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں ان کی خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۲۹)

پھر ایک کشف ہے جس میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے اس میں آپ کی جماعت کو بنی اسرائیل قرار دیا گیا ہے لکھا ہے۔

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سا سامان مثل گھوڑوں گاڑیوں رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثران میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا کلّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَہْدِیْن۔"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۹۹)

پس بنی اسرائیل سے مراد مسیح موعود اور مصلح موعود کی جماعت ہے جس کے درمیان سے ہجرت مقدر تھی۔

(۸) زان بعد یوحنا کے کشف میں نئے یروشلم جس سے مراد دار الہجرت ربوہ ہے جو ہجرت کے بعد خدائی منشاء کے مطابق آباد ہوا ہے کی شان و شوکت کے ذکر کے بعد مصلح موعود کے مقدس اور چراغ ہونے کا ذکر ہے۔ لکھا ہے۔

"میں نے اس میں کوئی مقدس نہ دیکھا کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق اور برّہ اس کا مقدس ہیں اور اس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ خدا کے جلال نے اسے روشن کر رکھا ہے اور برّہ اس کا چراغ ہے۔"

(مکاشفہ باب ۲۱ صفحہ ۲۲-۲۳)

"چراغ" وہی نام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا اور جسے آپ نے اپنے بیٹے بشیر اوّل پر اپنے اجتہاد سے چسپاں فرمایا تھا مگر جیسا کہ حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے چونکہ وہ دراصل مصلح موعود کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے یہ نام بطور اشتراک اس کے لئے بھی تھا اور مصلح موعود کے لئے بھی کیونکہ مصلح موعود کے بعض بعض نام ایسے ہیں دوسرے بھائی اس کے ساتھ اشتراک رکھتے ہیں۔ اصل میں یہ تمام صفاتی نام مصلح موعود کے ہی ہیں۔ (باقی)

قادیان میں عید الاضحی کی قربانیاں

از محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

میں نے عید الاضحی کے موقعہ پر اخبار بدر کے ذریعہ یہ اعلان کروایا تھا کہ جو دوست پسند فرمادیں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کی قربانی قادیان میں کر دی جائے۔ تاکہ قربانی بھی ہو جائے اور درویشان قادیان کو آپ کی طرف سے قربانی کا فائدہ بھی پہنچے۔

سو میری اس درخواست پر مندرجہ ذیل دوستوں نے قربانی کے لئے رقوم بھجوائیں جو بعض براہ راست تھیں اور بعض محاسب صاحب کے واسطے سے تھیں۔ سو وہ تمام قربانیاں کر دی گئی تھیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

ذیل میں ایسے دوستوں کے نام درج کئے جاتے ہیں تاکہ جائزہ لیا جائے کہ آیا ایسے کسی دوست کا نام جس نے قربانی کے لئے رقم بھجوائی ہو۔ لیکن قربانی نہ کی گئی ہو۔ قادیان کے دوستوں کے نام نہیں لکھے گئے ہیں۔

۱۔ مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندر آباد دکن)
۲۔ ″ سید داؤد احمد صاحب ماسٹر (رشید صاحبہ مظفرپور
۳۔ محمد شہاب الدین صاحب اورنگ آباد۔
۴۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورچ
۵۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب رشید احمد صاحب کلکتہ۔
(قربانی ماسٹر خورشید محمد صاحب مرحوم و محمد بی بی صاحبہ)
۶۔ مکرم ضیا محمد صاحب ڈار۔ افریقہ والے
۷۔ ″ عابد حسین صاحب غلام رسول صاحب
۸۔ ″ سید برکات احمد صاحب سڈنی
۹۔ مکرمہ مریم جی صاحبہ چنتہ کنٹہ
۱۰۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب یرہ پورہ
۱۱۔ محترمہ محبوبہ شہاب صاحب آرہ
۱۲۔ مکرم محمود احمد صاحب محبوب نگر
۱۳۔ ″ قریشی محمد یونس صاحب بریلوی
۱۴۔ ″ سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ

مندرجہ ذیل قربانیاں مکرم محمد اقبال صاحب شاہ اور مکرم محمد یامین صاحب نعیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ افریقہ نیروبی کی اطلاع کے مطابق کر دی گئی تھیں۔

۱۵۔ مکرم بھائی احمد نبی صاحب امیر نیروبی مشرقی افریقہ
۱۶۔ ″ عبد الرحمٰن صاحب بٹ ″ ″ ″
۱۷۔ ″ محبوب صادق صاحب بھٹی ″ ″ ″
۱۸۔ ″ مرزا نصیر احمد صاحب ″ ″ ″
۱۹۔ محترمہ بشریٰ صدیقہ بیگم صاحبہ دفتر ″ ″
۲۰۔ مکرم بھائی فضل الٰہی صاحب بٹ منجانب والدین مرحوم

کلکتہ میں مسجد احمدیہ کی تعمیر۔ (بقیہ صفحہ اوّل)

کے نئی برادران مقیقی نے ادا کئے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر ایک سیٹھ صاحب نے عطا فرمایا ہے۔ اور ساری مسجد کے لئے بہت ہی خوبصورت دریاں ایک اور سیٹھ صاحب نے مہیا فرمائی ہیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

مسجد کی عمارت کے مشرقی جانب سلسلہ عالیہ کے مبلغ کے قیام اور جماعت کی دیگر ضروریات کے لئے ایک علیحدہ مکان تعمیر کیا گیا ہے۔ جس پر تقریباً اٹھارہ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جس میں سے تقریباً آٹھ ہزار روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے عنایت فرمایا ہے۔ اور دس ہزار روپیہ ایک مقامی دوست نے برداشت کیا ہے

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں۔ کہ جس طرح ہمارے مالک اور خالق نے کلکتہ کے احمدیوں کو اپنے اس گھر کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ اُن کو اس کے آباد کرنے کا شوق بھی عطا فرمائے۔ اُن کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ کو ہر آن ترقی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

فقط والسلام

(محمد صدیق بانی ۱۵/۵)

نیا مالی سال ۱۹۶۵-۶۶ء

(اثر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کو ایک نصیحت

گذشتہ ۱۹۶۴-۶۵ء کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو چکا ہے اور یکم مئی ۱۹۶۵ء سے نئے مالی سال کا آغاز ہو چکا ہے اگرچہ امسال کی مجموعی آمد چندہ جات بفضلہ تعالیٰ پہلے سے زیادہ ہے لیکن "تا حال بہت سے افراد اور جماعتیں کثیر رقوم کے بقایا دار ہیں جن کو برابر ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ لیکن انہوں نے کما حقہ توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہر وہ شخص جو صداقت احمدیت کو قبول کرکے اس دلی نظام میں شامل ہوتا ہے۔ وہ بیعت کے وقت "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کرتا ہے اور عملی طور پر وہ صرف اسی صورت میں وعدہ پورا کرنے والا سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات پر دینی ضروریات کو ترجیح دے کر اپنے ذمہ مالی ذرائع کی ادائیگی کر دے"

اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ "اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کر اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔"

پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا اور میری دعاؤں سے بھی؟

(۱) پس ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ نئے شروع ہونے والے مالی سال میں جماعتہائے احمدیہ بھارت کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کی کما حقہ ادائیگی کے لئے نیا عزم اور نیا جوش پیدا کرے اور اپنے اعمال سے اس بات کا ثبوت دے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے

(۲) گذشتہ مالی سال کے جو چندہ جات ۳۰ اپریل ۶۵ء تک ادا نہیں ہوئے وہ جماعتوں اور افراد کے ذمہ بقایا ہیں جن کی جلد ادائیگی کی طرف احباب جماعت و عہدیداران مال کو توجہ کرنی چاہیئے تاکہ آمد میں جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو جائے۔

(۳) جو عظیم کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے اگر اس کا کما حقہ احساس کرکے ہم میں سے ہر ایک اپنا اپنا محاسبہ کرے اور جماعت کے عہدیداران بقایا داروں اور نادہند افراد کی اصلاح و تربیت کی طرف خاص طور پر برابر توجہ رکھیں تو ہمارا قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے ہو سکتا ہے۔ جملہ مقامی سیکرٹریان مال، امراء، صدر صاحبان اور مبلغین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس تعلق میں خاص کوشش اور تعاون فرما کر ثواب حاصل کرنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار

ناظر بیت المال قادیان

اعلان دعا

مکرمی ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کے نواسے اور داماد پروفیسر شہاب احمد صاحب ایم۔ اے جو خود بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص نوجوان ہیں ۱۳ اپریل کو پٹنہ سے بذریعہ ہوائی جہاز پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے انگلینڈ تشریف لے گئے ہیں۔ الوداع کرنے والوں میں مکرم ڈاکٹر صاحب مکرم سید داؤد احمد صاحب مکرم سید فضل احمد صاحب سٹیٹ ایس۔ پی پٹنہ اور ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کے علاوہ دیگر متعلقین بھی تھے۔ اجتماعی دعاؤں کے درمیان موصوف روانہ ہوئے۔ قابل صد احترام بزرگان سلسلہ درویشان کرام و احباب کی خدمت میں

مخلصین جماعت کے نام ایک ضروری گذارش

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کا اجراء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں فرمایا اور اس کے جو نتائج ظاہر ہوئے ان سے ہر شخص بخوبی واقف ہے۔ اسی تحریک سے اکناف عالم میں تبلیغی مشن سکول کالج اور بیرون مساجد کا قیام عمل میں آیا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مخلصین جماعت کی قربانیوں سے ہی سر انجام دیا جا سکتا ہے

لیکن باوجود اس کے کہ تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کو شروع ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں دفتر ہذا کی طرف سے متعدد مرتبہ بذریعہ خطوط و اخبارات توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ مگر ابھی تک وعدوں اور وصولی کی پوزیشن تسلی بخش نہیں ہے اور فوری توجہ کی محتاج ہے

ایسے احباب جو یہ چاہتے ہیں کہ انہیں مرکز کی طرف سے بار بار یاد دہانی کے خطوط ملتے رہیں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد مستحضر رکھنا چاہیے۔

"جو شخص اس بات کا انتظار میں رہتا ہے کہ دوسرا مجھے تحریک کرے وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا"

نیز فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ تم امتحان میں پڑ گئے یہ تو ابھی امتحان کی تیاری ہے! امتحان تو آنے والا ہے جو آج گھبراتا ہے اس کا کل کیا حال ہوگا"

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ مخلصین جماعت تحریک جدید کی اہمیت اور اس مالی جہاد کی مستقل ضرورت کے پیش نظر اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ ایسے احباب جنہوں نے تا حال وعدے نہیں بھجوائے وہ اپنے وعدے بلا توقف بھجوائیں اور جن کا وعدہ قابل ادا ہے وہ اس کی ادائیگی کی فکر کرکے فرض شناسی کا عملی ثبوت دیں۔

جماعتوں کے جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے چندہ کے وعدوں اور وصولی کے کام کی طرف خاص طور پر توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت اور اس کے جملہ افراد کو اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ضرورت خادم مسجد!

جماعت احمدیہ کلکتہ کی مسجد احمدیہ کے لئے ایک مستقل خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہند سے درخواست ہے کہ اگر کوئی موزوں فرد جماعت اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے تیار ہو تو وہ اپنی درخواست نظارت ہذا یا براہ راست جماعت احمدیہ کلکتہ کو بھجوائے۔ جماعت احمدیہ کلکتہ اس خدمت کے سلسلہ میں مبلغ ایک صد روپیہ ماہانہ ادا کرے گی لیکن درخواست کنندہ مندرجہ ذیل امور بحیثیت خادم مسجد خصوصیت سے ملحوظ رکھے۔

۱۔ مسجد میں مؤذن کا کام انجام دے سکے اور خوش الحان ہو۔

۲۔ مسجد کی صفائی اور نگرانی کی خدمت سر انجام دے سکے

۳۔ اس قدر تعلیم ہو کہ بوقت ضرورت امامت کے فرائض بھی انجام دے سکے۔

۴۔ تحصیل چندہ میں بھی معاون ثابت ہو۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل وضاحت ہے کہ آسامی کے لئے اہل پنجاب، یو۔ پی اور بہار کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

۳۔ میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب موصوف کو بانیل مرام واپس لائے۔ اور ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔

خاکسار

عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خبریں

نئی دہلی ۳ مئی۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے آج رن آف کچھ کی جہاں کہ پاکستان نے جارحانہ حملہ کیا ہے صورت حال پر بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ کچھ کے علاقہ میں جنگ بندی اس شرط پر ہو سکتی ہے کہ اس کے ساتھ ہی ہوں کی توں حالت بحال کر دی جائے۔ اور برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن کے ساتھ اپنی خط و کتابت میں اس اسٹینڈ سے ادھر ادھر نہ ہوں گا۔ آپ نے اعلان کیا کہ پاکستان کے صدر ایوب نے بھارت کو بڑے پیمانہ پر جنگ کی جو دھمکی دی ہے وہ ہمیں ملک کی علاقائی یکجہتی کی حفاظت کرنے کے اپنے فریضہ کی ادائیگی سے نہیں روک سکتی اس پر ہاؤس نے پرجوش تالیاں بجائیں۔

لندن ۳ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو جنوب مشرقی ایشیا کے فوجی معاہدہ سیٹو کی منسٹری کانفرنس میں شمولیت کے لئے یہاں پہنچے ایک بیان میں کہا کہ رن آف کچھ پاکستان کا علاقہ ہے اور پاکستان اس کا دفاع کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے بقول ریڈیو پاکستان کہا کہ رن آف کچھ ایک متنازعہ علاقہ ہے۔ اور تازہ جنگ دار واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان نے بڑے تحمل کا ثبوت دیا ہے مسٹر بھٹو نے کہا کہ اگر بھارت سنجیدگی سے یہ چاہتا ہے کہ رن کچھ کے جھگڑے کا باعزت اور دوستانہ طریقہ سے سمجھوتہ ہو جائے تو یہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ مسٹر بھٹو نے یہ دعوے بھی کیا کہ پاکستان کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ بھارت کے ساتھ رن آف کچھ مسئلہ اور دیگر مسئلے دوستانہ طریقہ سے حل ہو جائیں۔

نئی دہلی ۳ مئی۔ آج لوک سبھا میں مختلف پارٹیوں کے اہم ممبروں کی طرف سے علیگڑھ یونیورسٹی کی حالیہ گڑبڑ کے سلسلہ میں توجہ دلاؤ تحریکوں کا جواب دیتے ہوئے شری چھاگلہ نے کہا کہ یونیورسٹی کے حالات کو ٹھیک کرنے کی غرض سے کوئی سخت کارروائی کرنے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ اور مزید کہا کہ وہ یونیورسٹی کے اُن افسروں کو بطور سزا معطل کر دینے کے متعلق بھی پالیسی بنتے ہیں۔ جنہوں نے وائس چانسلر مسٹر علی یاور جنگ پر حملہ کرنے میں طلباء کی اعانت کی۔ مسٹری چھاگلہ نے مزید کہا کہ یہ گڑبڑ باضابطہ منظم تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وائس چانسلر کو ان کے نیشنلسٹ خیالات کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا۔ جب مسٹر چھاگلہ نے یہ اعلان کیا کہ وہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے فرقہ پرستی کی جڑ بنیاد اکھیڑ کر ایک ماڈرن آزاد خیال اور نیشنل یونیورسٹی بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے تو ممبروں نے خوب تالیاں بجائیں۔

لندن ۳ مئی۔ لندن آبزرور نے آج اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ بھارت اور پاکستان کو اپنے اختلافات طے کرنے کی ترغیب دینے کے لئے برطانیہ۔ امریکہ اور روس کو بڑے سفارتی پیمانہ پر کوشش کرنی چاہیئے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے مابین تعلقات باعث تشویش ہو رہے ہیں۔ بیکار رن کچھ کے بارے میں جھگڑا دو طاقتور پڑوسیوں کے مابین نہ ختم ہونے والی دشمنی کی طرف ایک اور قدم ہے۔ اس پوزیشن سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ آج راجیہ سبھا میں کچھ میں پاکستانی جارحیت پر بحث کا جواب دیتے ہوئے پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے اعلان کیا کہ حکومت جارحیت کا مقابلہ کرنے کا پورا عزم کئے ہوئے ہے۔ اور ہم یقیناً جنگ میں فتح حاصل کریں گے۔ انہوں نے پر زور تالیوں میں اعلان کیا کہ حکومت ٹال مٹول انگاری سے کام نہ لے گی۔

جموں ۳ مئی۔ سرحد پار سے معتبر ذرائع سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی فوج نے جموں و کشمیر اور پنجاب کی سرحدوں کے ساتھ ملنے والے پاکستان کے کئی سرحدی دیہات لوگوں سے خالی کرائے ہیں اور لوگوں کو اندرونی علاقوں میں بھیج دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سیالکوٹ شہر کے کچھ علاقوں سے بھی سویلین آبادی کو نکال لیا گیا ہے اور ان تمام علاقوں کا انتظام فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

---

۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء کو کانپور شہر میں صوبائی تبلیغی کانفرنس

صوبہ اترپردیش (یوپی) کی احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ اترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر احباب جماعتہا ئے صوبہ اترپردیش کی طرف سے صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی جو تجویز رکھی گئی تھی اسے نظارت ہذا نے منظور کر لیا ہے یہ صوبائی کانفرنس امسال مورخہ دس و گیارہ جولائی کو کانپور شہر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے مرکز کی طرف سے حسب ذیل علمائے کرام انشاء اللہ اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

۱۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج تبلیغ کلکتہ

۲۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ دہلی۔

۳۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل انچارج مبلغ بمبئی۔

یوپی کے احمدی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جواہر جیوتی۔ قادیان میں

پنڈت جواہر لال نہرو کو جو مقام نہ صرف بھارت بلکہ سارے ایشیا میں حاصل تھا۔ اس سے کسی مخالف کو بھی انکار نہیں۔ آپ کی ذاتی قابلیت اور معروف شخصیت نے ہندوستان کے نام کو چند سالوں میں ساری دنیا میں روشن کر دیا۔ خود بھارت میں ہر طبقہ اور مذہب کے ماننے والوں کو آپ سے سچی محبت تھی۔ چنانچہ انہیں جذبات کے ماتحت آپ کی جوتی کو سارے بھارت میں پھیلایا گیا۔ اور باوجود اسکے کہ قادیان Road Main سے ایک طرف تھا مرکز احمدیت کی وجہ سے جواہر جیوتی کے پروگرام میں قادیان کو بھی شامل کیا گیا۔

جواہر جوتی کے استقبال کے لئے لوکل کانگرس کمیٹی کی طرف سے جناب گیانی لابھ سنگھ صاحب ممبر صدر منڈل کانگرس کی سرکردگی میں ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کے ممبر چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور سردار سورن سنگھ صاحب باجوہ میونسپل کونسلر مقرر ہوئے۔ جواہر جوتی مورخہ ۲۶/۴/۶۵ کو ٹھیک ۱۱ بجے ڈی۔ اے۔ وی سکول پر پہنچی۔ اہل قادیان کی طرف سے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب صدر میونسپل کمیٹی قادیان اور چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے ہندوؤں کے نمائندوں سے جواہر جوتی کا استقبال کیا۔ اس کے بعد جلوس کی شکل میں بازار سے ہوتے ہوئے میونسپل کمیٹی قادیان میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں گیانی لابھ سنگھ صاحب ممبر صدر منڈل کانگرس اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل صدر میونسپل کمیٹی نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد گیانی لابھ سنگھ صاحب کے ہاں معزز مہمانوں اور شہر کے معززین کے لئے پرتکلف چائے کا انتظام تھا جس میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کے علاوہ جماعت کے اور دوستوں نے بھی شمولیت کی۔

چونکہ اسی دن مکرم مولوی عبدالرحمٰن کی صدارت میونسپل کمیٹی کے گزٹ کی اطلاع موصول ہوئی تھی اس لئے کانگرس میونسپل کونسلروں نے جلوس کی شکل میں محترم مولوی صاحب کو بازار سے ہوتے ہوئے احمدیہ محلہ میں لانے بازار میں محترم مولوی صاحب کے گزٹ کا شاندار سواگت کیا گیا اور تقریباً ہر دکاندار نے پھولوں کا ہار پیش کیا۔

(نامہ نگار)